طرۂ سخن

ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

از تصانیف لطیف عالیجناب شرافت الدولہ مولوی سید اشرف الدین احمد
خانصاحب بہادر متولی امامباڑہ معظمہ محسنیہ ہوگلی و ٹرسٹی محمڈن کالج علیگڈھ

طُرّۂ سخن

۱۹۰۲ء

۱۳۱۵ھ

و فیلو آف یونیورسٹی کلکتہ شہر ہوگلی صوبہ بنگالہ ملک ہندوستان کتاب ہذا بنام نامی
محسن ملک بنگال و بہار یعنی عالیجناب فیضمآب آقا حاجی محمد محسن مغفور واقف اوقاف مشہور محسنیہ ہوگلی معنون گردید

در مطبع آصفی واقع لکھنؤ مزین و مجلی گردید

ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

از تصانیف لطیف عالیجناب شرافت الدولہ مولوی سید
اشرف الدین احمد خانصاحب بہادر متولی امام بارۂ معظمہ

طرۂ سخن

۱۹۰۲ع

۱۳۱۹

... محمڈن کالج ...

کتاب ہذا بنام نامی محسن ملک ... جناب فیض ...
حاجی محمد محسن مغفور واقف وقف ...

در مطبع صفی واقع لکھ ...

باہتمام منشی نوبت ...

۲۲	...ام
۲۳	...رت
۲۳	...رت امام
۲۴	...ضرت صاحب ...جناب امام محمد

... مطابق ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست کتاب طرۂ سخن

رکن اول در نظم اردو کہ قبل آن ابیات بسم اللہ در فارسی ثبت گردیدہ۔

وتمت کتاب

طرۂ سخن

که در ماه رجب المرجب ۱۳۱۹ھ ہجری قدسی نبویؐ مطابق ماه اکتوبر ۱۹۰۱ء

درشہر ہوگلی تمام گردید ۔

طرۂ سخن اشرفیہ

این ہفت مصرعہ در بسم اللہ الرحمن الرحیم از اشرف است

بسم اللہ الرحمن الرحیم
طرۂ گلدستۂ باغِ نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مطلعِ انوارِ کتابِ قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخزنِ اسرارِ کنوزِ حکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
گوہرِ دیباچۂ لوحِ عظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
زینتِ فرقانِ رسولِ کریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نازشِ بنیادِ جہانِ قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قوتِ اسلام بحکمِ حکیم

از مرحوم نظامی گنجوی این است

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہست کلید درِ گنجِ حکیم

رکن اول در نظم اردو کہ قبل آن ابیات بسم اللہ در فارسی ثبت گردید

نمبر یکم

قصیدہ اول در نعت مقدس حضرت خاتم انبیاء و سند اصفیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

آبِ جنت سے مین دھوؤن سارے عالم کی زبان
تب لکھون توصیف پاک خالقِ کون و مکان

کیسا صانع جسکی صنعت سے ہوا یہ روزگار
کیسا دانا جسکی حکمت سے بنا یہ آسمان

صاف خالق کا پتا پایا گیا مخلوق سے
شمس و اختر آب و باد و خاک و آتش انس و جان

ہے وہی رازق وہی قادر وہی آمرزگار
ہے وہی یکتا وہی حاکم وہی ہے نکتہ دان

نام اُسکا ہے زمانے کیلیے راہِ نجات
ذکر اُسکا ہے ہر اک مشکل مین گویا حرزِ جان

حکم خالق سے جو بینائی ملی ہے آنکھ کو
کیا زمین سے دوڑ جاتی ہے نظر تا آسمان

کون کر سکتا ہے عرفانِ الٰہی مین کلام
صاحبِ لولاک کا تو ما عرفنا ہے بیان

قائل توحید رب کو ہے نجاتِ سرمدی
اور رستو نمین کہان ہے راہ گیرونکا نشان

ربع مسکون ٹھوکرین کھانے سے کچھ ملتا نہین
صاف رستہ ہے طریق خاتم پیغمبران

کیسا پیغمبر حبیب پاک رب العالمین
کیسا پیغمبر امین خاص گنجِ جاودان

میر میدانِ رسالت شمع بزم انّما
معنی قرآنِ کامل مطلبِ کُل مرسلان

باعثِ ایجادِ عالم افتخار کائنات
صاحبِ لولاک و یٰسین قاسمِ خلد و جنان

ہادی راہِ رضا مفتاحِ گنجِ معرفت
مقصدِ تنزیلِ بلغ مطرحِ امن و امان

حامی و غمخوار اُمّت شافعِ روزِ جزا
دستگیرِ بیکسان حاجت روائے مومنان

مرکزِ جود و سخا قطبِ کرم بدرِ کمال
مہرِ اوجِ منزلت پشت و پناہِ مسلمان

مطلعِ صبحِ حقیقت منبعِ صدق و صفا
موردِ الطافِ ایزد صاحبِ طبل و نشان

احمدِ مرسل سراجِ انبیائے محترم
زینتِ عرشِ معلی نازشِ کرّوبیان

مطلعِ صبحِ ازل ہے مقطعِ شامِ ابد
نورِ اول خواجۂ کونین و شاہِ مقبلان

مصدرِ شمس الضحی مصباحِ بزمِ اصفیا
مہبطِ روح الامین محبوبِ ربِّ دو جہان

موقعِ اکرام سے ہے ذاتِ محمد مصطفےٰ ۔ یہ شرف یہ عزّ و شان اور انبیا کو ہی کہان
آیۂ لولاک سے یہ صاف روشن ہوگیا ۔ گر نہوتے آپ پھر پیدا نہوتے آسمان
بندۂ مسکین سے کیا نعتِ محمدؐ ہوسکے ۔ مدح خود کرتا ہو جنکی آپ خلّاقِ زمان
اب قصیدہ ختم کر **اشرف** دُعا کا وقت ہے ۔ عرض کر خلاقِ عالم سے کہ اے ربِّ جہان
اِس سراپا جرم پر محشر مین ہو فضل و کرم ۔ بہرِ سُلطانِ رسالت شافعِ کل مذنبان
سامعین محفلِ میلاد پر بھی لطف ہو ۔ عیش و عشرت مین بسر یہ سب کرین تا جاودان
یا خداے پاک بہرِ آلِ احمدؐ تا قیام ۔ جملہ مکروہاتِ دُنیا سے ملے سبکو امان

نمبر دوم

قصیدۂ دوم در نعتِ مطہر حضرت خواجۂ عالم و سیّدِ امم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آج کیون عرش سے لے فرش ٹکے ہین گوہر ۔ کِسکی آمد ہے جو تابان ہے فلک پر نیّر
کسکے مقدم کیلیے جاتے ہین کیون فرحت سے ۔ عرش و کرسی و قلم شمس و قمر جن و بشر
آج کیون طرّۂ نو لایا ہے رضوانِ بہشت ۔ کسلیے جھومتے ہین خلد مین گلہاے شجر
اِس سے معلوم ہوا آجکو کہ دن عید کا ہے ۔ عید وہ عید کہ جس عید کا ہے دلمین اثر
اسکی آمد سے زمانے کو خوشی حاصل ہے ۔ اِسکے مقدم کی خداوند نے دی سبکو خبر
خوش ہوا دل مرا بس دیکھکے یہ لطفِ عجیب ۔ جوش سے طبع نے تب نظم لکھی اِس جا پر
اے شہِ ارض و سما نورِ خداے اکبر ۔ عقلِ کل دنگ ہے حیرت مین تری تا محشر
تیری رفعت سے ہے یہ رفعتِ دورانِ قدیم ۔ تیرے باعث سے ہوا عرش مجید اکبر
صورتِ برق خوشی کیون ہے رگ و پے مین ان ۔ ذکر میلاد ترا ہوتا ہے ہر گلی مین اگر

انبیا روح الامین جتنے ہین سب حاضر ہین | تیری محفل مین بھلا کیون نہو خالق کا گذر
آج ہے محفلِ میلادِ نبیؐ صلے علیٰ | آج ہے بانیِ اسلام کا چرچا گھر گھر
آج ہی ارض وسما فرطِ خوشی سے باہم | عشرت افزا ہی یہان کیفیتِ شام وسحر
آج وہ دن ہی کہ دُنیا کو ہی عزت حاصل | آج وہ عید ہی محبوبِ خدا کی خوشتر
ذکر ہے مولدِ سُلطان رسل کا اشرف | دست بستہ ہی یہان موکبِ شاہِ خاور
اب دُعا ہی کہ رہے تابقیامت قائم | یہ بیان مولدِ سُلطان زمن کا یکسر

نمبر سوم

غزل طویل در نعت منور حضرت سید المرسلین وحبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کس سُلطان عالم کا مکان ہی | زمین جسکی جو تاجِ آسمان ہے
نہال باغِ قدرت جھومتا ہے | مسرت ہی کہ یان شہ کا مکان ہے
اگر مسجد کو دیکھا شاہِ دین کی | تو جانا مسجدِ اقصیٰ یہان ہے
مدینہ ہی مدائن مین مبارک | کہ اُسمین قصرِ شاہِ مُرسلان ہے
مدینہ غیرتِ خلدِ برین ہے | مدینہ گویا تختِ زعفران ہے
برنگِ لالہ یہ شہرِ معلےٰ | زمانہ کو کیا پُر ارغوان ہے
وہ موتی ہی کہ جسکی تاب سے دہر | ہمیشہ نور بخشِ جاودان ہے
غبارِ خاکِ یثرب عرش پر ہے | کہ احمدؐ اُس جگہ جلوہ کنان ہے
خدا کے بعد وہ ہی بندہ پرور | نظیر اُسکا زمانے مین کہان ہے
سریر آرائے تختِ بختیاری | شرف افزائے بزمِ قدسیان ہے

غزالِ دشت مہر و لطفِ کامل / حسامِ ملکِ خلاقِ زمان ہے
غرض پائے خدا سے ایسی قدرت / کہ جس سے وہ بالیقین مہربان ہے
جسے چاہے اُسے دے سیم و گوہر / عجب ممدوح میرا در فشان ہے
اُسی سے آدمؑ و حواؑ کی خلقت / مسیحؑ اُس سے مکین آسمان ہے
خلیلؑ اُس سے ہوا خلقت مین یکتا / کلیمؑ اُس طور سے بالا مکان ہے
اُسی سے ہو گیا یوسف کا جلوہ / اُسی سے دانیالِ غیب دان ہے
ملا اُس سے چراغِ آبِ حیوان / اگرچہ خضر اس رہ مین روان ہے
حبیبِ خاصِ خالق نورِ اوّل / یہ عزت اور نبیون کو کہان ہے
جمالِ احمدی سے کیا منوّر / تمامی خلقتِ کون و مکان ہے
جہان دیکھا وہان پایا نبیؐ کو / مقام ادنیٰ سے اعلیٰ کا نشان ہے
نہان اک پردہ ہے اسرارِ حق سے / پتا جسکا فقط شہ پر عیان ہے
تمامی انبیاء کہتے تھے باہم / محمدؐ سے بقائے جاودان ہے
محمدؐ ہے چراغِ بزمِ عرفان / محمدؐ رہنمائے انس و جان ہے
ولایت مین وہی اول ہے مولا / رسالت مین وہی بس حکمران ہے
طریقت اور شریعت معرفت مین / سوا حضرت کے کوئی نکتہ دان ہے
نسیمِ صبحِ ایمان چل رہی ہے / مہک سے جسکی دُنیا گلستان ہے
نثارِ مقدمِ شہ مین ازل سے / درِ جنت پہ رضوان گُل فشان ہے
ازل سے تا ابد احمدؐ کے دم سے / منوّر محفلِ کرّوبیان ہے
کلاہِ سربلندی کا نگینہ / یہان خاتم ہمیشہ بے گمان ہے

اُحد مین دیکھکر اعدا یہ بولے
نشانِ لشکرِ اسلام یان ہے

دلیری سے لڑی فوجِ پیمبرؐ
کہ ابتک کفر جس سے نیمجان ہے

کہان اشرف کہان نعتِ پیمبرؐ
زبانِ خلق اس جا بے زبان ہے

مقرر وہ ہے سُلطانِ دوعالم
وزیر اُسکا علیؑ سا پہلوان ہے

وہ زورِ دین امیرالمومنین ہے
کہ جسپر حق تعالےٰ مہربان ہے

خدا سے ہو کمالِ شاہ لولاک
محمدؐ سے علیؑ عالی نشان ہے

حقیقت مین محمدؐ اور علیؑ سے
جہان سرسبز گیتی شادمان ہے

بجا ہے گر لکھین توصیف انکی
کہ جنکا آپ خالق مدح خوان ہے

نہ پہونچا منزلِ مقصود کوئی
کہ ابتک بے جرس یان کاروان ہے

مگر پہونچے گا جو پیرو ہے انکا
کہ جنسے راہ کامل کا نشان ہے

خبر لیجیے مری اے شاہِ عادل
کہ اب مدّاح تیرا بے روان ہے

ہجومِ حاسدین سے تفرقہ ہے
تماشا ہے تہِ آتش دُھوان ہے

اگر تیری مدد پہونچے تو شاہا
عدو شرمندہ بے تاب و توان ہے

نمبر چہارم

غزل دوم در نعت مبارک حضرت سید کائنات و مفخر موجودات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

لکھون ایسی غزل اے دل بنامِ شاہِ ذیشانی
کہ ہین وہ افتخارِ دوجہان محبوبِ سُبحانی

محیطِ فیض دریائے سخاوت قلزمِ احسان
نگینِ معرفت ایجادِ عالم کے ہوئے بانی

اُنھین کیواسطے نازل ہوا قرآن زمانے مین
کہ جنکی وجہ سے دُنیا ہوئی وقفِ مسلمانی

رسالت مین نبوت مین خلافت مین ولایت مین — ہوئے مختار احمدؐ از عطائے خاص یزدانی
خدا کے بعد مثلِ احمدؐ مرسل نہین پایا — یہی تھا قول حیدر کا کہ وہ تھے عین عرفانی
بجا ہو گر رکھین ہم سب تولا آل احمدؐ سے — کہ جنکے مہر سے ذرے کو ہوتی ہو درخشانی
سحابِ رحمتِ حق نورِ اول جوہرِ امکان — بنا نقشِ قدم سے جنکے ہفت افلاک نورانی
جہانِ معدلت وہ ہین پناہ بیکسان وہ ہین — شفیعِ بندگان وہ ہین خدا کے بعد لاثانی
رکھا جب سر قدم احمدؐ نے ایوانِ رسالت مین — گئی ظلمت زمانے کی ہوا کُل دہر نورانی
نہین کھُلتا ہو عالم پر بشر کا راز سربستہ — مگر حضرت کی ذاتِ پاک سو وہ سب باآسانی
کہین معراج کا رُتبہ فزون ہو طورِ سینا سے — کہان یہ سرورِ دین اور کہان موسیٰؑ عمرانی
نہین ممکن ہو اشرف نعت پاکِ مصطفیٰؐ کرنی — کہ خود خلاقِ عالم جب کرے اُنکی ثناخوانی
فنا فی اللہ کا مطلب بشر سے کھُل نہین سکتا — مگر حضرت سے یہ عقدہ کھُلا در یوم قربانی
وہ قربانی کہ جسکا زور ابتک ہو زمانے مین — وہ قربانی کہ جس سے ہو مدارِ عالمِ فانی
وہ قربانی پتا جسکا ملا ہو عالمِ ذر سے — وہ قربانی خبر جسکی ہوئی از حکیم دیّانی
وہ قربانی کہ جسکی منزلت کو خود خدا جانے — وہ قربانی کہ جسکی وجہ سے ہو دین ربانی
وہ قربانی تھی احمدؐ کے نواسے کی محرم مین — کہ جسکی وجہ سے ابتک رہا نامِ مسلمانی

نمبر پنجم

مسدس در فضائل حضرات چاردہ معصومین محترمین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

لولاک سے قدرِ شہِ لولاک عیان ہے — اور آیۂ تطہیر مین زہراؑ کا بیان ہے
حیدرؑ کی صفت پیش خداوند جہان ہے — اور حضرتِ حسنینؑ کا گیتی مین نشان ہے

پنجتن پاک ہین سرچشمۂ عالم — یہ باعثِ ایجاد ہین اور سب سے مقدم
جن و ملک وانس کا ملجا ہی انھین سی — ہر ایک نبیؐ علم مین یکتا ہی انھین سے
کیا لوح و قلم عرش معلے ہی انھین سی — گویا کہ خدا کرتا اشارہ ہی انھین سے
خالق نے کیا اِنکے سبب دونون جہان کو — افلاک کو خورشید کو اور آب روان کو
اِن پنجتن پاک مین اول ہین محمدؐ — محبوبِ خدا نورِ مکمل ہین محمدؐ
سردفترِ کُل سید مرسل ہین محمدؐ — اور بعد خداوند کے افضل ہین محمدؐ
ہنگامِ دُعا آپ کا گر نام نہ آئے — کعبے مین مناجات سے بھی کام نہ آئے
اور مدحتِ حیدرؑ مین کرون بیت جو تحریر — گھر اپنا ہو پھر گلشنِ فردوس مین تعمیر
بھیجا ورقِ صنع پہ کھینچا ہون مین تصویر — ہو بالِ ملک موئے قلم مانیِ تقدیر
خاکِ قدمِ حیدرِ صفدر ہو نمین جب سی — سب کرتے ہین تعظیم مری کتنے ادب سے
زہرا کی طہارت کا بیان ہو نہین سکتا — اور اُنکی عبادت کا بیان ہو نہین سکتا
وہ بانوِ عصمت کا بیان ہو نہین سکتا — اُس کان سیادت کا بیان ہو نہین سکتا
منظور ہے جو اُنکو وہ منظور خدا ہے — کیا فاطمہؑ کا لوح مین احکام لکھا ہے
جس بزم مین تابان ہو حسنؑ کا رخِ انور — اعمی ہو تو اُس بزم مین خط پڑھ لے مقرر
کیا دورِ عدالت ہی کہ میدانمین وہ سرور — دو ٹکڑے کرے کُشتۂ شمشیر برابر
یہ مرتبہ پایا ہے حسنؑ ابن علیؑ نے — وہ کاشفِ اسرار خفی اور جلی نے
انمین سے حسینؑ ابن علیؑ سبکے ہین مرغوب — زہرا کے پیارے ہین پیمبرؐ کے ہین محبوب
سرخیل شجاعانِ عرب جوہرِ مطلوب — قوت مین یہ ہین شیرِ خدا صبر مین ایوبؑ
معلوم ہوا اشرف کو کہ یہ نورِ خدا ہین — سرتاجِ شہادت ہین شفیع دوسرا ہین

ان پنجتنِ پاک نے صدمات اُٹھائے / کیا کیا ستم و ظلم یہ ہیہات اُٹھائے
افسوس کہ دُنیا مین وہ آفات اُٹھائے / اعدا سے بہت رنج یہ دن رات اُٹھائے
اشکِ عرفا اِنکے مصائب مین روان ہین / غمناک ملک تعزیہ داریمین جہان ہین
ہان مطلعِ ثانی مین امامانِ ہُدا کی ؎ / توصیف رقم کرتا ہون انِ اہلِ صفا کی
یہ پنجتنِ پاک سے ہین شان خدا کی / یہ اہلِ حقیقت ہین زمین اور سما کی
یہ معنیِ قدرت ہین خداوند جہان کے / یہ آیتِ مقصود ہین ہر علم و بیان کے
انِ پنجتنِ پاک سے سجّاد ہوے ہین / وہ رہبرِ اُمت شہِ عباد ہوے ہین
بعد اُنکے یہان باقرؑ باداد ہوے ہین / وہ نیرِ عالم مہِ ایجاد ہوے ہین
پھر جعفرؑ صادق کی امامت ہوئی جاری / اور موسیٰؑ کاظم سے ولایت رہی باقی
تب نورِ نبیؐ نام علیؑ شاہِ خراسان / کرنے لگے دنیا مین خلافت چو سلیمانؑ
بعد اُنکے تقیؑ اور نقیؑ ہو گئے سلطان / یہ دونون امامت کے گہر زینتِ امکان
پھر جلوہ دیا تختِ خلافت پہ حسنؑ نے / وہ خواجۂ ابرار و شہنشاہِ زمن نے
اب مہدیؑ دین شاہِ مبین کا ہی زمانہ / یہ ماہِ ولا مہرِ یقین کا ہے زمانہ
اس عصر مین کیا شرعِ متین کا ہی زمانہ / بالاے فلک دیکھو زمین کا ہی زمانہ
جنت مین اگر بسترِ گل پر یہ روان ہو / برگِ گلِ تر کا نہ ذرا رنگ نہان ہو
کیا چاردہ معصومونسے دُنیا ہوئی کامل / اور اِنسے ہوا عز و شرف خلق کو حاصل
اس نظم مین توصیف نگر لکھنی ہی مشکل / ایسے ہین زمانے مین کہان عارفِ واصل
یہ نورِ خدا علمِ خدا حکمِ خدا ہین / یہ مطلبِ قرآن شریف کھلا ہین
بس مومنو تم سُن چکے یہ نظم دل آرا / اب بہرِ دُعا ہاتھ اُٹھاؤ تو ذرا سا

اشرف کو ملے ساقیِ کوثر کی تولّا ۔ اور تمکو رہے آلِ محمدؐ سے بھروسا
محشر مین پیمبرؐ کی شفاعت ہو میسر ۔ اللہ نہ دے جُرم کی تعذیر وہان پر

نمبر ششم

سلام مناجات جامعہ در مناقب حضرات چاردہ معصومین مکرمین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین

خدا کے بعد ہین کونین مین شہِ والا ۔ محمدؐ عربی افتخارِ ارض وسما
وہ کون شاہ کہ جنکے اثر لسے ہین قائل ۔ خلیلؑ وآدمؑ وداؤدؑ ویوسفؑ وموسیٰؑ
خدا کے بعد ہین لاریب رہنمائے جہان ۔ انھین سے ہو گیا ظاہر تمام علمِ خدا
خلیفہ انکے اخی انکے جانشین انکے ۔ ہین دو جہان مین علیؑ ولیِ شیرِ خدا
امامِ اول ومشکل کشائے مخلوقات ۔ پناہِ لشکرِ اسلام یثرب وبطحیٰ
اُحد مین خیبر وخندق مین رزم کی ایسی ۔ زمانہ مان گیا ذوالفقار کا لوہا
بہارِ گلشنِ عرفان علیؑ عالی شان ۔ لوائے حمد کے نیچے انھین سے ہی جلوا
جنابِ فاطمہؑ خاتونِ پاک بنتِ رسولؐ ۔ سراجِ مریمؑ ونورِ خدیجۂ کبریٰ
اُنھین کی شان مین اُتری ہی آیۂ تطہیر ۔ اُنھین کی عفّت وعصمت کی حق نے کی ہی ثنا
حسنؑ امامِ دوم نورِ چشمِ شاہِ رُسلؐ ۔ مہِ سپہرِ امامت نیازِ اہلِ صفا
حسنؑ کا خلق ہے مشہور دونون عالم مین ۔ حسنؑ کے بذل سے باقی رہا ہی نامِ سخا
حسنؑ کے بعد امامِ سیوم امام حسینؑ ۔ شفیعِ اُمّتِ عاصی وسیّد الشہدا
جہان مین رُتبۂ شبیرؑ کوئی کیا جانے ۔ کہ مثل وصفِ خدا ہی یہ وہم سے بالا
ستونِ کشورِ دین نازِ عترتِ یٰسین ۔ ہزبرِ دشتِ شہادت غضنفرِ ہیجا

ہوے امامِ چہارم جو حضرتِ سجّاد — تو اُنسے زہد وعبادت کا ہو گیا چرچا

رہا انھین سے امامت کا خاندان قایم — انھین سے رہگیا دُنیا مین نام آلِ عبا

جنابِ حضرتِ باقرؑ امامِ پنجم ہین — کہ جنکی وجہ سے تازہ ہی آج دینِ ہدا

تمام رشتۂ دین انسے ہو گیا مضبوط — کلام انکا ہوا ہمکلام شیرِ خدا

جنابِ جعفرؑ صادق ہوے امامِ ششم — چراغِ بزمِ حقیقت امامِ ہر دوسرا

عجیب جلوہ دیا آپنے شریعت مین — کہ آجتک ہے مسلّم اُسی سے شرعِ خدا

جنابِ موسیِ کاظمؑ امامِ ہفتم ہین — کلیم طورِ ولایت خلیلِ باغِ ولا

ہوا جو روضۂ انور سے بہرہ یاب کوئی — تو اُسنے پایا ہی لاریب جنّت الماوی

امامِ ثامن ضامن علیؑ شہِ عادل — مسیح چرخِ کرم آفتابِ برجِ رضا

وہی ہی آپکی خواہش جو ہی رضاے رسولؐ — جو ہی رضاے محمدؐ وہ ہی رضاے خدا

کفیلِ خلق محمد تقیؑ امامِ نہم — کہ نہ فلک ہین درِ پاک پر اُسیکے فدا

انھین کی ذات سے قایم رہیگی محشر تک — بناے کعبۂ پروردگار جلّ علا

تقیؑ کے بعد امامِ دہم جناب نقیؑ — سرورِ سینۂ احمدؐ جلیس بزمِ وفا

اگر کسی نے درِ پاک پر دُعا مانگی — صدا یہ غیب سے آئی ہوئی قبول دُعا

امامِ یازدہم عسکریؑ شہِ عالم — حسنؑ بنام حسن سیرت وحسن پیرا

امامت آپ سے تابان ہوئی چو بدرِ منیر — کہ جس سے مہدیِ دین کا ظہور ہی اسجا

امام ابنِ امام وکریم ابنِ کریمؑ — ہین آج مہدیؑ ہادی امامِ ارض وسما

امام وحجت قایم خلاصۂ اجیاد — ہی جنکی وجہ سے استادہ گنبدِ خضرا

زمین کفر وجہالت سے ہوچکی معمور — ظہور حضرتِ قایم ہو جلد بارِ خدا

محمد و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ — انھین کے پاس تو اشرف اُٹھا و دستِ دعا
کہ جب تلک ہین آلہی یہ پنجتن قایم — مرے معاف ہون عصیان بحل ہو جرم و خطا
ہمارے نورِ نظر کی مراد حاصل ہو — کہ اُسنے محفلِ میلاد آج کی ہے بپا
اور سامعین کو یہان انبساط کامل ہو — بحق احمدِ مرسل شفیعِ روزِ جزا
نفاق جاوے محبّت کا سلسلہ ہو جائے — اُٹھے یہ پردۂ کلفت چلے نسیمِ ولا

نمبر ہفتم

سلام مدحیہ در منقبت خاص حضرت سیّد اوصیاء علیؑ مرتضیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام

ہی عجب گردش مین مجرائی یہ چرخِ نابکار — کر دیے ہین بند سارے بابِ راحت ایکبار
جنکو دیکھا تھا زمانے مین غنی اور سربلند — آج اُنکو دیکھتے ہین سرنگون اور شرمسار
باپ کو بیٹے سے ڈر اور بھائی کو بھائی سے لاگ — اُسپہ طرہ فتنہ نے جلوہ دیا ہے بیکنار
نیچری مذہب سے اکثر ہند مین مالوف ہین — اور وہابی کے طریقے سے ہوے ہین ہوشیار
کوئی کہتا ہی کہ عالم کون ہی اور شرع کیا — کوئی کہتا ہے کہ پند و وعظ سے ہون زار زار
فہم برگشتہ ہی تدبیرین غلط برعکس عقل — منفعت جسکو سمجھتے یہ ہین ہیگی داغدار
روز و شب چرچا یہی ہے کسطرح سے ظلم ہو — ہر گلی کوچے مین ہندوستان کے ہی اسکی بہار
الغرض اسوقت مین چشمِ بصیرت چاہیے — غیر دین کوئی یہان ہرگز نہین ہی استوار
ساتھ دین کے صبر استقلال بھی درکار ہی — جنسے ہوتی ہی رہائی آدمی کو بیشمار
دیکھلو کب چشمۂ حیوان سکندر کو ملا — طے نہ کی جبتک غم و ایذا اُٹھا کر راہِ نار
یہ سخن جبسے ہوا آویزۂ گوشِ سماع — قلب کو تسکین ہوئی ٹھہرا دلِ پُر اضطرار

حسب عادت تب بجوعِ قلب ہی بصد خلوص
اس مدیحہ کو لکھا درشان شاہِ ذوالفقار

اے علیؑ محترم شے رایتِ پروردگار
بازوِ شاہِ رسلؐ مفتاحِ گنجِ ہشت وچار

مطلب لاتقنطو حاجت روائے کائنات
شمع بزمِ اصفیا حبل المتین دلدل سوار

قوتِ اسلام و شاہِ دین امیر المومنین
عالمِ علم ولایت شیرِ دشتِ کارزار

مقصدِ تنزیل بلّغ شہریار لوکشف
بحرِ مواجِ عطا سرِ دفترِ مردان کار

کسطرح توصیف تیری ہوسکے انسان سے
خود خدا مداح تیرا ہے یہان لیل ونہار

بے طلب پاتے ہین سائل تیرے در سے ہر مراد
حرکتِ لب کی نہ کچھ حاجت نہ فکر انتظار

یا علیؑ تیرے سبب سے پایا عالم نے شرف
یا علیؑ تیری وجہ سے ہے زمانہ کامگار

یا علیؑ اسلام کی تائید پھر فرمائیے
ہند مین افسوس یہ دین ہوگیا ہے بیوقار

یا علیؑ مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے
آپ سے ہے بہتری اشرفؔ کی تا روز شمار

دوستونکو دیجیے میرے فراغت سر بسر
اور رہون دشمن مرے منکوب بہر کردگار

سلام مدیحہ در مدح پاک حضرت امیر مومنان لنگر زمین و آسمان علیہ الصلوٰۃ و السلام

سلام کہتا ہو تمہین رجب مین بشانِ ذیشان شاہِ مردان
کہ وہ ہین آقا تمہارے بے شک ز لطف داور بنص قرآن

وہ ایسے مولا کہ جنکی عزت رسولؐ جانے علیم جانے
وہ ایسے عالم کہ جنکی حکمت سے پھیلا عالم مین علم عرفان

مدارِ عالم مدیرِ اعظم امانِ خلقت امین کامل
ازل انھین سے ہوئی ہویدا ابد انھین سے رہیگی شادان

علیؑ عالی ولی اکبر ستون ملت امام اول
محیط قدرت محاط عقبیٰ مطاعِ گیتی مطیعِ سبحان

ولی مطلق وصی برحق علیؑ اعلیٰ کہ نام جسکا
رہیگا قایم چو نامِ احمدؐ ز حکم خالق بزورِ ایمان

ضیاء آدم وکیل موسیٰ کفیل عیسیٰ وقار یحییٰ
خلیل کعبہ قسیم کوثر شفیع امت برات وران

احد مین خیبر مین وہ دلیری علی ولی سے ہوئی تھی ظاہر
کہ جس سے دین محمدی کا ہوا عرب مین علم نمایان

بچایا اسلام کو سراسر مٹایا کفر و نفاق یکسر
یہی تھا قول نبی برابر غدیر خم مین بحکم یزدان

بجا ہے رتبہ علی ولی کا کہ مثل اُسکا کوئی نہ دیکھا
کہ جسکو بخشی نبی نے دختر خدا نے اُسے حسام بران

بتادو اشرف سوا علی کے کوئی ہوا ہے معین احمد
کہ جس سے اسلام کی ترقی ہوئی زمانے مین یون فراوان

نمبر نہم

سلام مدحیہ در وصف معلّے حضرت خامس آل عبا امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام

شبکو مین تھا اے سلامی فکر و غم سے دلفگار
یون کہا اک ملہم غیبی نے مجھ سے بار بار

فکر سے کیا فائدہ تجھکو ملے دارین مین
چاہیے وہ کام کر جس سے ہو عزت پائدار

لکھ مدیحہ مین حسین ابن علی کے کچھ کلام
آدمی دُنیا مین آخر چھوڑتا ہے یادگار

نصف شب جب گذری تب اشرف نے اُٹھکر باخلوص
مدح مین اُس شاہ کی تحریر کی یون ایک بار

اے ضیائے عالم امکان لوائے کردگار
عروۃ الوثقائے دین دامن کا تیرے تار تار

سبط پیغمبر امام محترم عالی ہمم
روح زہرا جان حیدر انتخاب روزگار

نور ایمان چشم عرفان اصل برہان کان جود
شمس ایوان امامت قدرت پروردگار

واہ رے شان حسین ابن علی شاہ شہید
بخشش اُمت کا ہے جنکی شفاعت پر مدار

ذرے ذرے کو ہے اُنکے زائرونکا یہ ادب
کاروان جائے جدھر تعظیم کو اُٹھے غبار

کسقدر اوصاف حضرت کے لکھون اے مومنین
گنگ اس جا ہے زبان شاعران نامدار

یا الٰہی واسطہ شبیر کا کونین مین
بخشدے اشرف کو رحمت سے الٰہی روز شمار

نمبر دہم

در توصیف لطیف حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجرئی حال زمانے کا ہوا ہے بدتر
نہین معلوم کہ ہے چرخ کو کیا مدنظر

نغمہ سنجان چمن اُڑ گئے گلزار و نسے
بُلبُلین بھول گئین زمزمہ سنجی یکسر

دفعتہً دہر مین پنہان ہوئے یون اہل کمال
جسطرح ابر مین چھپ جاتا ہے ماہ انور

صحبت اہل سخن اب کہین مطلق نہ رہی
دلکو بہلائین کہان کس سے ملین جائین کدھر

عقل حیران ہے الٰہی سبب اسکا کیا ہے
جو تماشے نہین دیکھے تھے وہ آتے ہین نظر

کیون ہوا حال زمانے کا مبدل ایسا
وہی دن ہے وہی راتین ہین خدایا یان پر

اِس تصور مین رہا دیر تلک مین خاموش
ناگہان ملہم غیبی نے کہا دیکھ ادھر

انقلاب فلک پیر نہین آج نیا
سیکڑون رنگ بدلتا ہے یہ بیمہر مگر

دیکھ تو گذرے ہین دُنیا مین حوادث کتنے
یاد کر معرکہ کرب و بلا اور خیبر

چھوڑ اس فکر کو کر مدح حسینؑ ابن علیؑ
جسکا ادنیٰ ہے صلہ خلد برین داد در

تب لکھا مین نے مدیحہ مین یہ مطلع روشن
جس سے شرمندہ ہوا مطلع شاہ خاور

صابر و شاکر و عادل شہ عالی گوہر
عقل کل دنگ رہا جنکی ثنا مین یکسر

قرۃ العین رسولؐ دو سرا روح بتولؑ
گل گلزار شہادت و شہید اکبر

مطرح جود و کرم مطلع انوار وفا
قوت دین خدا راحت جان حیدرؑ

ہوا حضرت کی سخاوت سے یہ عالم معمور
مفلسی روتی ہے سر پیٹ کے جاؤن مین کدھر

چشم شبیرؑ مین تھا رعب شجاعت ایسا
آنکھ ملتے ہی ہوئی فوج عدو زیر و زبر

راہ کیا مرتبہ دربار الٰہی مین ہوا — دیکے سر ہو گئے اللہ کے منظورِ نظر
بندگی ایسی ہو داور کی کہ ہنگام پسین — رکھدیا شوق سے پھر سجدۂ معبود مین سر
آہ بیمہر فلک ایسا ہی انصاف ترا — ذبح ہون تشنہ دہن مالکِ خلد و کوثر
غم حسینؑ ابن علیؑ کا ہی خدا کے گھر مین — دیکھلو کعبہ کے پردہ مین سیاہی کا اثر
یا خدا بہر حسینؑ ابن علیؑ اشرف کو — دونون عالم مین عطا کر اُسے حُبِّ حیدرؑ
کوئی طوفان سے نہین اُسکو بچانیوالا — کشتیِ اُمّتِ احمدؐ کے یہی ہین لنگر

رُکن دوم در اشعار اشرف بزبان فارسی

نمبر یکم

غزل انور اشرف در حمد حضرت حق سُبحانہ تعالیٰ اجل جلالہ وعم نوالہ

اے برتر از قیاس و ز وہم و گمان توئی — نقشیکہ ہیچ نقش نہ بندد ہمان توئی
دانند و واقف اند ز حکمِ تو جزو و کل — اے کردگارِ امر بامرِ جہان توئی
جل علی نشانِ جلالِ تو اے جلیل — گوئیم انچہ در صفتت بہ ازان توئی
کس را چہ زور و تاب بہ کنہِ تو پے برد — رزاق کائنات و خلاقِ جہان توئی
دادی بخلق احمدؐ و حیدرؑ چہ سروران — اینگونہ اے خدا بجہان مہربان توئی
آگاہی از کنوز و رموزِ جہانیان — اے قادرِ قدیم بقدرت عیان توئی
کارے کہ خواستی بنمودی ز حرف کون — حاکم توئی حکیم توئی حکمران توئی
اشرف ز حمد پاک خداوند ذوالجلال — دانی کہ در گروہ سخندان چسان توئی

نمبر دوم

غزل در نعت همایون حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

هوای فصل گلستان ازین چمن نرود — کسیکه غافل ازان شد سوی عدن نرود
به هوش باش درین ساقیا ز دختر رز — سخن شناس ز ذهن تو این سخن نرود
ز جان تو طالبِ آن مایهٔ وصال شدی — ازین خیال برو گرچه انجمن نرود
کسیکه عشق حبیب خدا اسنے دارد — هزار عارفِ کامل بود عدن نرود
نکو شناس که مقدارِ حب مصطفوی — ز اهلِ حق بجهان هم چو جان ز تن نرود
ولای احمدِ مرسل که فخر هر دو سراست — ز طیبِ خاطرِ **اشرف** درین زمن نرود

نمبر سوم

مدحیه اول در نعت خجسته آیات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلا در وصف پاک سیدِ عالم بیان کردی — خوش آن وقتیکه توکین مرحله راطی چسان کردی
نهان را گه عیان کردی عیان را گه نهان کردی — تو گوئی نکتهٔ سربسته را بس امتحان کردی
مگر صد نافهٔ چینی نمودی بر سرِ چینی — و یا آهوی تاتاری ز هر تاری عیان کردی
نظامِ عالمِ اکبر حبیبِ حضرتِ داور — بفرقش گنج گیتی را نثارِ راهِ شان کردی
جنابِ احمدِ مرسل شفیعِ عاصیان یکسر — که از نامِ کبارش فرق دین را فرقدان کردی
نسیم روضهٔ یٰسین شمیم دوحهٔ طٰه — که از بوی دل آویزش جهان را بوستان کردی
ملائک هم دگر گویند در مدحت چنین **اشرف** — به نعتِ شاهِ دین الحق زمین را آسمان کردی

نمبر چہارم

مدحیۂ دوم در شان ذیشان حضرت حیدر کرار علیہ الصلوٰۃ والسلام

مدح تو خالق نماید از زبانِ مصطفیٰ | یا علیؑ دانی کہ تو ہستی نشانِ مصطفیٰؐ
آیۂ تبلیغ در شانِ تو آمد در غدیر | تا فزون گردد ز تو تاب و توانِ مصطفیٰؐ
قدر تو ایزد بداند یا رسولِ دوسرا | زانکہ باشی در ولایت رتبہ دانِ مصطفیٰؐ
روز بدر و خیبر و خندق بجنگاہ اُحد | خود تو بودی یا علیؑ در حفظ جانِ مصطفیٰؐ
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار | روز و شب شد این سخن وِرد بیانِ مصطفیٰؐ
خلعتِ لولاک آمد از خدا با انما | یک برائی مرتضیٰ دیگر بشانِ مصطفیٰؐ
دستِ حیدر دستِ حق گشتہ بمعراجِ نبیؐ | تا شود دستِ الٰہی میزبانِ مصطفیٰؐ
آدمؑ و نوحؑ و خلیلؑ و ہودؑ و یعقوبؑ و مسیحؑ | ہمہ گر گویند آمد راز دانِ مصطفیٰؐ
اشرفا ممکن نمی باشد ثنائے بوترابؑ | بہ کہ در یادش روی بر آستانِ مصطفیٰؐ

نمبر پنجم

مدحیۂ سوم در شان پاک حضرت بتول عذرا فاطمہ زہرا علیہا الصلوٰۃ والسلام

اے دل بگیر دامنِ معصومۂ جہان | جان کن فدا بدرگہ آن نورِ مومنان
جانِ نبیؐ بتولؑ لقب نازِ مرتضےٰ | مریم خصال و فاطمہؑ زہرا بنام و شان
خاتون پاک سیدۂ امدادِ دین | مخدومۂ زمانی و سرتاج بانوان
آن فاطمہؑ کہ بضعۃ منّی خطاب یافت | آن فاطمہؑ کہ گشت نیاز پیمبران

بر منبر یکہ خطبۂ مدحش بیان شود
بو سد ز فخر پایۂ آن جملہ انس و جان

دختش بود چو حضرتِ زینبؑ کہ صبر او
بُردہ سبق ز حضرتِ ایوبؑ بیگمان

فرزند او حسینؑ و حسنؑ سرورانِ دین
دو دُرِّ شاہوار بدامانِ قدسیان

کس راچہ زور و زہرہ کہ مدحش رقم کند
خلّاق در فضائلِ او گفت بیکران

شکرِ خدا کہ باز ز تائیدِ فاطمہؑ
اشرف زمانہ می شنود نظمِ تو چسان

نمبر ششم

مدیحۂ چہارم در شانِ اقدس حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام

بہارِ روضۂ ایمان حسنؑ ابن علیؑ آمد
مدارِ عالمِ امکان حسنؑ ابن علیؑ آمد

خنک آن گلشنے کو را خدا خود باغبان باشد
دران چون مرغ خوش الحان حسنؑ ابن علیؑ آمد

بایامِ اہم اوقاتِ مشکل چون شہ مردان
معین موسیٔ عمران حسنؑ ابن علیؑ آمد

سراجِ دین امامِ مومنین سرچشمۂ بُرہان
کفیلِ نوح در طوفان حسنؑ ابن علیؑ آمد

خلیلِ کعبۂ خلّت کلیمِ طورِ عرفانی
مسیح الملک و الدوران حسنؑ ابن علیؑ آمد

چراغِ بزمِ پیغمبرؐ ضیائے محفلِ حیدرؑ
سراجِ دولتِ عرفان حسنؑ ابن علیؑ آمد

چہ غم باشد ترا از بیم حشر و گور ای اشرف
کہ بہرت آن زمان از جان حسنؑ ابن علیؑ آمد

نمبر ہفتم

مدیحۂ پنجم در شانِ اشرف حضرت امام حسین شہید علیہ الصلوٰۃ و السلام

منیا ز اہلِ ولا حضرتِ امامِ حسینؑ
سراجِ عینِ رضا حضرتِ امامِ حسینؑ

بلند مرتبہ عالی ہمم شہِ والا — ہمائے اوجِ ہُدا حضرتِ امام حسینؑ
نظامِ عرصۂ امکان توامِ شرعِ رسولؐ — شفیعِ روزِ جزا حضرتِ امامِ حسینؑ
معینِ دولتِ اسلام و پورِ شاہِ نجف — غزالِ دشتِ سخا حضرتِ امامِ حسینؑ
کلیمِ طورِ حقائق خلیلِ کعبۂ عشق — مسیحِ چرخِ صفا حضرتِ امامِ حسینؑ
محیطِ بحرِ شرف آفتابِ کشورِ حلم — بہارِ باغِ وفا حضرتِ امامِ حسینؑ
بخلق مثلِ محمدؐ بعلم چون حیدرؑ — نسیمِ صبحِ عطا حضرتِ امامِ حسینؑ
امام ابنِ امام و شہید ابنِ شہید — ذبیحِ تیغِ جفا حضرتِ امامِ حسینؑ
شہے کہ در صفتش خالقِ جہان گفتہ — حبیبِ خاصِ خدا حضرتِ امامِ حسینؑ
بیک نظر ہمہ اسرارِ دہر را بیند — ولیِ ارض و سما حضرتِ امامِ حسینؑ
حسین از من و من از حسینؑ گفت نبیؐ — جہان فدائے تو یا حضرتِ امامِ حسینؑ
غلامِ درگہِ خاص تو می بود **اشرف** — بحفظ دار ورا حضرتِ امامِ حسینؑ

نمبر ہشتم

مدیحہ ششم در شانِ افضل حضرتِ سید الساجدین امام زین العابدین علیہ الصلوٰۃ والسلام

امامِ مسلمین سجادِ عادل — رئیسِ زاہدین سجادِ عادل
مہِ برجِ امامت خواجۂ دین — امیرِ عابدین سجادِ عادل
دُرِ بحرِ کرم مصباحِ عرفان — پناہِ مومنین سجادِ عادل
توئی شاہا کہ از نسلت امامت — شدہ جاری ببین سجادِ عادل
ثنایت می کند اللہ اکبر — درین عالم چنین سجادِ عادل
بمحشر کن شہا امداد **اشرف** — کہ ہستی از یقین سجادِ عادل

نمبر نہم

مدیح ہفتم در شان حسن حضرت محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام

آن نیرِ ولایت حضرت امام باقرؑ / وآن گوہرِ امامت حضرت امام باقرؑ
کشّاف سرِّ عالم حامیِ دینِ یزدان / عقدہ کشائے اُمّت حضرت امام باقرؑ
ہم عالمِ شریعت ہم عالمِ طریقت / مفتاحِ گنجِ حکمت حضرت امام باقرؑ
ہم معدنِ براہین ہم مخزنِ دلائل / ہم منبعِ حقیقت حضرت امام باقرؑ
کس راچہ تاب باشد مدحش مگر نماید / کامد فزون بعزت حضرت امام باقرؑ
اشرف ز جورِ حاسد افسردہ شد بگیتی / بخشی ورا ز رحمت حضرت امام باقرؑ

نمبر دہم

مدیح ہشتم در شان حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام

امامِ دین سرورِ جانِ حیدرؑ / دلی محترم موسوم جعفرؑ
چہ جعفر موردِ الطاف سُبحان / چہ جعفرؑ مرکزِ پرکارِ دوران
فروغِ دیدۂ اہلِ حقیقت / بہارِ گلشنِ شاہِ رسالت
دُرِ یکتائے دریائے شریعت / گُلِ رعنائے گلزارِ طریقت
ز باغستانِ حیدرؑ نونہالے / ز صحرائے رسول اللہ غزالے
کلامش نور بخش دیدۂ جان / ہمی بخشد بدل گنجِ سلیمان
ضیائے محفلِ روشن دلان است / بلے بے مثل اندر جاودان است

چگریم وصف والایش به تقریر — نمی گنجد ثنائے او به تقریر
بس اشرف ختم کن این نظم بے عیب — بنامِ جعفرِ صادق بصد زیب
دشں نائل بسوئے مومنین باد — رکا بشں علشم کل مسلمین باد

نمبر یازدہم

مدیحۂ نہم در شانِ عالی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام

بمدحِ قبلۂ ہفتم امام موسی کاظم — شدم افضل بہ فضل از غالب و خاقانی و عاصم
شہِ ملکِ حقیقت نور بخش تاج امکانی — طراز دین عمادِ مقبلین ہم عارف و عالم
بچاؤشی ردان بامو کبش اقبال اسکندر — ستادہ بر درش جاہِ سلیمان، نبی ہاشم
ولایت را شہنشاہے امامت را نکو ہے — کہ کردہ نام در کون و مکان چون حضرتِ قائم
کواکب خشت ایوانش خورِ گردون بحرِ گاہش — بزیرِ خطِ فرمانش ملائک صف بصف قائم
بناز از مدحتِ این شاہ ای اشرف درین دنیا — کہ از مدحش حسد مفقود کلفت دور غم نادم

نمبر دوازدہم

مدیحۂ دہم در شانِ اکرم حضرت شاہِ خراسان امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام

آن مخزنِ رحمت و نوالی — مہتاب سمائے بمیثالی
آن ہادیِ امتِ پیمبر — دانائے رموزِ ذوالجلالی
معروف رضا علیِ سوم — ہم ثامن و ضامن است و والی
ہم عقدہ کشائے کار لاحل — ہم جوہرِ حکمت و کمالی

هم شحنۂ دین امام برحق
هم گوہر قدرت وجالی
هم صفدرِ عرصۂ شجاعت
هم سرورِ دین دُرِ لآلی
اشرف زدرِ شہِ خراسان
افسردہ مرو کہ اوست عالی

نمبر سیزدہم

مدیحہ یازدہم درشان شوکت اقتران حضرت امام محمد تقیؑ و حضرت امام علی النقی علیہم الصلواۃ والسلام

بکن اشرفا اندرین داوری
ثنائے امام تقیؑ و نقیؑ
کہ بودند ہر دو امام انام
برانہا سلام بروزِ قیام
زہے سرورانِ ذوی الاقتدار
کہ بودند در دینِ حق کامگار
سہ آسمانِ ولایت بدند
کلیدِ کنوزِ امامت بدند
نگینِ سرِ بختیاران بدند
بلے نازشِ شہسواران بدند
سپہر عطا شد محمدؐ تقیؑ
سہ اہتدا شد علیؑ النقی
کمالِ تقیؑ و نقیؑ را بہ بین
کہ شد جلوہ گر بر فلک از زمین
نیازِ ملائک پناہِ جہان
حسامِ خلافت تقی را بدان
حکیم رموزِ خفی و جلی
بدانی کہ باشد علیؑ نقی
تقیؑ و نقیؑ شاہ عرفان شدند
چسان مورد لطفِ سبحان شدند

نمبر چہاردہم

مدیحۂ دوازدہم در شانِ ابہت توامان حضرت امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام

دلا بمدح حسنؑ عسکری بگو اشعار — کہ تا نجات حصولت شود بروزِ شمار
امام یازدہم قبلۂ مسلمانان — کہ نام اوست برائے جہان معاونِ کار
خدیوِ ملکِ یقین شہریارِ کشورِ دین — امیرِ عسکرِ اسلام و قاتلِ کفّار
سرِ سپہر امامت شہِ ولایتِ خُلق — فروغِ دیدۂ کرّو بیان بلند وقار
سحابِ ابرِ کرم یکہ تازِ عرصۂ جود — امام ابنِ امام و خلاصۂ ابرار
حسنؑ بنام و حسن کام و در زمانہ حسن — بدین صفات بود مطرحِ اولی الابصار
محمدِ عربیؐ جدّ او بود لاریب — امامِ عصر بود پورِ او ہمین سالار
ہزار سال تا بد اگر ہبوط کند — ز کاخِ رفعتِ او مرغِ وہم در رفتار
شہیکہ در صفتش جبرئیل میگوید — خدا اگانِ امم نورِ احمدِؐ مختار
زہے امامِ معظم کہ از ہدایتِ او — رجوعِ خلق شدہ در عبادتِ جبّار
منالِ اشرفِ محزون کہ از وجودِ حسنؑ — بلند مرتبہ گردی بعالمِ دو دار

نمبر پانزدہم

مدیحۂ سیزدہم در شانِ جلالت نشان صاحب العصر و الزمان خاتم اوصیا

جنابِ حجت قایم حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیا ساقی بدہ جامے بیادِ آن شہِ فاضل — کہ آمد در جہان صاحبقران ہم عالم و عاقل

چه عاقل از همه کامل چه عالم از همه اکمل — محیطِ فیضِ ما انزل محاطِ قدرتِ کامل
ولایت را گزین سرور امامت را نکو رهبر — شریعت را مبین یا ور زلطفِ خالقِ عادل
امامِ عصر و شاهِ دین نتاجِ دوحهٔ لٰسین — لوائے دولتِ عرفان چراغِ محفلِ واصل
نکو نام و نکو کام و نکو منظر نکو خصلت — همایون بخت و فرّخ فال چون حیدرِ بُو بادل
جنابِ مهدیِ دین حجت قایم شهِ دوران — که دانش کرده در دُنیا سراسر جهل را زائل
زنامش عرش را نامے زبودش دهر را کامے — زہے صاحب مان اینگونه شد از مهرِ حق شامل
زمان را از وست آرایش زمین از وست آسایش — جهان را از وست آرامش بحکمِ قادرِ کامل
سرورِ روحِ پیغمبرؐ روانِ حیدرؑ صفدر — برتبت از همه افضل بحکمت از همه قابل
کجا **اشرف** کجا مدحِ جنابِ حضرتِ قایم — مگر زین نظمِ دُر افشان کنی صد معرفت حاصل

تمت بالخیر

the Holy Prophet of Islam and his pious successors—the twelve Imams—and also his beloved daughter Hazrat, Fatima Zahra (Peace of God on their souls). This new book is the 12th book which I have written in my life-time, and I hope the learned public will do justice to it after its reading at their leisure and kindly try to appreciate my humble endeavour in keeping alive in Bengal the poetry of this time.

HOOGHLY IMAMBARAH:
25th October 1901.

SAYED ASHRAF-UDDIN AHMAD,
The 7th Mutwalli of the Hooghly
Imambarah.

PREFACE.

In dedicating this new poetical work to the beloved memory of the late Haji Mohammad Mohsin, I see that I perform a noble duty to the memory of that gentleman whose generosity in his life-time and whose charity after his demise, have now become a household word in almost all the homes of those who owe their education and livelihood from his fund, better known in Bengal as Mohsin Fund. It appears from the old records and traditions that the illustrious Haji Mohammad Mohsin was born in 1730 in Hooghly and died in 1812. He travelled a good deal in his life-time in India, Afghanistan, Turkistan, Persia, Turkey and Arabia and had the good fortune of meeting men of learning and piety of those countries, before he returned to India at the urgent request of his step-sister the late Mannujan Khanam Saheba, the well-known wife of the late Mirza Salah-uddin Mohammad Khan, the the
Faujdar of Hooghly. It is not necessary for me to rep
duce the accounts of their respective lives as they
already been made public by me in my Persian His
the Hooghly Imambarah, which is known as T
Mohsinya. I therefore turn my attention towa
sent work, which contains my poems in Ur
sian. All of them are in the praise of the

THIS BOOK IS DEDICATED

TO THE MEMORY

OF THE

LATE HAJI MOHAMMAD MOHSIN

THE FOUNDER OF THE MOHSIN FUND.

With Deep Respect and gratitude of the Author

TURRA-I-SOKHAN

BY

Khan Bahadur Sayid Ashrafuddin Ahmad,

SHARAFTDOWLA,

The 7th Mutawali of the Hooghly Imambarah, a Fellow of the Calcutta University, and a Trustee of the Mahomedan College, Aligarh.

HOOGHLY.

1901.